

AKHBAR
OUDH PUNCH
LUCKNOW
جلد نہم
VOLUME IX
1924
TO BE DICTATED TO BUT IT IS
TO DICTATE UNTO OTHERS
A WISE MAN IS NOT
ARISTOTLE
अखबार
लखनऊ
ہفتہ وار با تصویر
M.B. KHAN ARTIST LUCKNOW

جلد ۹ — نمبر ۴۳

مضامین غیب

یکشنبہ ۹ نومبر ۱۹۲۴ء

آقایان قوم

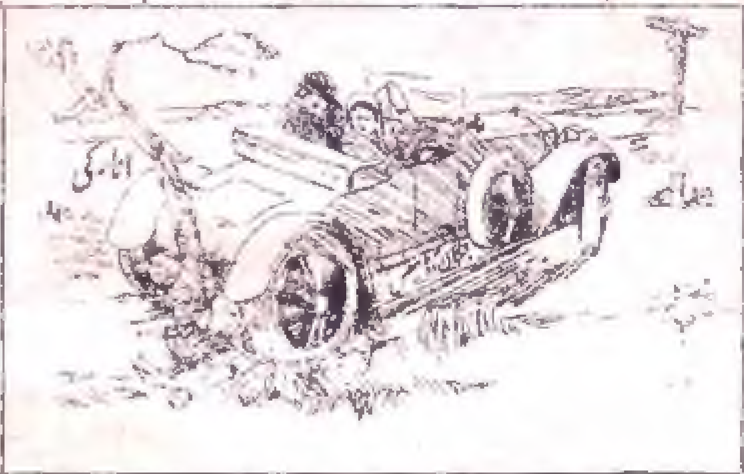
نمبر ۱۔ اے حضرت اب تو قوم کا اکلوتا وارث صرف بندہ ہی بندہ نظر آتا ہے اگر قوم کو خدا صلاحیت دے اور وہ میرے ذاتی صفاتی یعنی علاقی حقوق پر نظر فرمائے تو جن داموں کی کوڑی بن جائے۔ یہ احسان کوئی معمولی احسان نہیں ہے آپ خیال تو کیجیے۔ بندہ ایک اچھا خاصا پایہ کا وکیل تھا۔ موکلوں کا ہجوم ہر وقت دروازے پر انتظار رہتا تھا کہ کسی عامل علوی وسفلی کے گھر میں اتنے زمیندار موکل یا خبیث ارواح نہوں گے۔ وکالت کا ہے کو دست غیب تھا۔ دست غیب واللہ جس موکل سے کہہ دیا کہ ہری ہو گئیں اور کچی کالی مرچیں اسی وقت لاؤ تو تمہارے مقدمے کے کو نتیجے مسالے دار ہو جائیں بس اس نے جان بیچی میرے چار دن کو دو مگر فرمائش پوری کر دی۔ تسخیر کا یہ عالم کہ جس موکل سے کہہ دیا رات بھر دربانی کرنے پر مستعد ہو گیا۔ بندہ نے علی روس الاشہاد کہہ دیا تھا کہ اے میرے موکلوں کو مژدہ ہو تمام دنیا کے وکیل بیرسٹر مختار جس مقدمہ کو کمزور سمجھیں میرے پاس لاؤ خدا نے چاہا تو ایسا شہزور ہو جائے جس کا جواب نہیں۔ وہ تو خدا اچھے ان کو دیر عمر حاکموں سے جنکو وکیل کی بحث سننے اور سمجھنے کی تمیز نہیں ورنہ آج مردہ مقدمات کے حق میں میری مسیحائی کے ڈنکے بجتے ہوتے۔ خیر سادہ دیوانی مقدمات میں میری کارگزاریاں آج تک لوگوں کو یاد ہیں۔ واللہ فوجداری مقدمات آج تک مجھ کو ڈھونڈھتے پھرتے ہیں۔ اور حاکم کو تو میں ایسا قابو میں رکھتا تھا کہ کبھی اس نے میری شکایت نہیں کی۔ اسی شہر میں بعض حاکم ایسے بورے باؤلے دیوانے آئے کہ تمام وکلا نے انکے اجلاس پر آنا جانا ترک کر دیا۔ ایسے غصہ ور کہ خدا کی پناہ وکیل نے بات کی اور انھوں نے جھڑک دی بھنبھوڑ کھایا کاٹنے کو دوڑے مگر مجھ سے ایک نہ چلی انھوں نے کہا "ادیو، سور کا بچہ" میں نے کہا بجا ارشاد ہوا والد مرحوم بھی یہی فرماتے تھے میں کس قابل ہوں حضور یہ سب اپنی تعریف فرماتے جب انھوں نے میرے موکل کو سال بھر کی سزا دی تو میں نے فوراً درخواست دلوا دی کہ سزا کم ہے میرا موکل نہایت ارمان ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ کوئی رعایت کی جائے اس جرم کی سزا قانون میں عمر قید بعبور دریائے شور) ہے لہذا سزا بڑھائی جانی چاہیے اخبار نویسوں کے پاس دوڑا گیا ان سے آرٹیکل لکھوائے کہ فلاں حاکم صاحب بہت رحم دل ہیں مجرم نے کھیت سے ککڑی چرائی تھی اسکی سزا صرف عبور دریائے شور تجویز فرمائی پھانسی نہیں دی۔ سزا یہ ہے کہ پولیس نے رپورٹ کو درست کی اور استغاثہ کے ثبوت میں عمداً غیر قابل اعتبار گواہیاں پیش کیں کسی نے کہا کہ چوری شام کو ہوئی کسی نے کہا دوپہر کو کسی نے کہا کہ مجرم دس روز سے غیر حاضر تھا واقعہ کے پانچ دن بعد گرفتار ہوا کسی نے کہا چوری کرتے پکڑا گیا صفائی کے لائق وکیل ...... نے اپنی بحث میں گواہان استغاثہ کا اختلاف دکھاتے ہوئے عدالت کو توجہ دلائی کہ استغاثہ صحیح ہے میں اسکی تردید نہیں کر سکتا البتہ پولیس نے جو گواہیاں دی ہیں وہ نہایت بیہودہ ہیں انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ملزم کو سزا دی جائے۔ میرا موکل بظاہر چور اٹھائی گیرا معلوم ہوتا ہے اور ایسا بدمعاش ہے کہ کمبخت نے آج تک کبھی حج تک ادا نہیں کیے۔ الغرض ہر مہینے چند سو روپیہ کما لیتا تھا اور مزے سے زندگی کے دن کاٹتا تھا۔ اتفاق کی بات کہ سرپروں نے فتویٰ دے دیا کہ وکالت کی کمائی قطعاً ناجائز ہے واللہ میں نے شکر کیا کہ۔

آٹھ دس آنے روز بھر مٹھی حرام کے پیٹ میں جاتے تھے اور نامشخص کمبخت حرامی چھپا ہوا تھا جب بھی خوشی اس روپیہ کو پھونک ملا دے ہاں تو دنیا چند روزہ ہے اگر اتنا اختیار بھی اسلام نے نہیں سکھایا تو تم کا ہے کے مسلمان ہو اور کس منھ سے کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں بس بندے نے فوراً انگلیاں اٹھوائیں کے حلق سے ساری اگلی پچھلی کھلائی پلائی نکال ڈالی اور اسی دن سے اسلامی کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا چندہ کی رسید بھی ہم پہنچائی گئی کوچہ میں جس مسلمان عورت کو نوکری پیسے سودا لینے جاتے دیکھا اس کے سر ہو گیا۔ اے بوا کہاں جاتی ہو آخر تم مسلمان ہو کہ نہیں؟ بیچاری اس سوال پر سٹ پٹا گئی جھوٹے کلمہ پڑھنے لگی لا الہ الا اللہ بٹیا کے باوا رسول اللہ اس بیچاری کے میاں کا نام محمد خاں ہے شرم کے مارے نام لیتو نگر لیتی بٹیا کے باوا کہنا پڑا میں نے کہا دیکھو اگر خلافت اور اسلام کے نام پر تم نے ایک پیسے کی آمدنی بھی صرف نہ کی تو بھلا تم کس منھ سے مسلمان ہو بیچاری نے کہا دستوری بٹنے میں چار آنے کماتے ہیں وہ لیتے جاؤ اب کی تنخواہ پر آنا پیٹ کاٹ کے جو کچھ ہو سکے گا دوں گی کہیں ایسا تو کہ مسلمان نہ رہوں۔ اسیطرح ایسی گمنام رسید اور حد تو سے رقمیں وصول کیں کہ بروقت حساب فہمی تحقیق کنندہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے مرجائے مگر دینے والے کا نشان نہ ملے۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں چار آنے اور لکھوں دو آنے۔ اسکو آپ حق المحنت سمجھیے۔ کچہری میں جھوٹ بول کے روپیہ کمانے سے اسلام کا نام

سے ملک کی خیانت کرنا دو جہاں سے بہتر ہے پھر گھری گھری ہے۔ اسلام اسلام ہی ہے وہ دُنیا کا کام ہو یا عاقبت کا کام۔ واللہ تبلیغ اسلام سے گشتے ہونا اگرچہ جرم اور زیادہ ہی ہو قانونی مجرم بن کے پھانسی پانے سے افضل ہے۔ بہرحال اس حلال تجارت میں صدہا روپیہ کا نفع ہوا۔ مگر پھر میں یہی کہتا ہوں کہ قوم ناشکری ہے میرے حقوق کا لحاظ نہیں کرتی چندہ دینے سے دم چُراتی کنائی کاٹتی ہے۔ فرمایئے اگر چندہ نہ کا تو یاروں پر کیا آزرے گی؟

نمبر ۲:- ابھی آپ تو خیر ایک گمنام وکیل تھے آپ کو پوچھتا بھی کون تھا اگر آپ قومی کام نہ کرتے اور ترک موالات کے سلسلہ میں ترک وکالت نہ کرتے تو آج آپ کا نام بھی کوئی نہ جانتا کہ کس کھیت کی مولی اور کس کیاری کے ساگ ہیں۔ وکالت کے عہد میں تو آپ کی اہلیہ کو سوبر کا چھلا بھی میسر نہ تھا۔ اب آپ کی بی بی سر سے پاؤں تک سونے میں زرد ہیں۔ مجھ کو لیجئے کہ میں نے بھری تھالی میں لات ماری۔ پولیس کی نوکری قسمتوں سے ملتی ہے۔ بس یوں سمجھیے کہ تمام دُنیا کا وارث حقیقی پولیس آفیسر ہوتا ہے ہر ایک کی تھالی پر اپنا حصہ ہر ایک کی سیانی میں اپنا حق ہر شخص کی کمائی اپنے لیے مباح ہر فرد کی پونجی میں اپنا سا بھا۔ مونچھوں پر تاؤ دے کے جسپر چاہو ٹس ڈالی مجال ہے کہ انکار کر جائے مستغیث اور ملزم دونوں بندہ کے بے دام ہی کوڑی پیسے کے غلام۔ دن دہاڑے آنکھوں میں دھول جھونک کے ہر شخص کی کھلی کٹھری کرنے کا اختیار تھا کہ کوئی پوچھ کچھ کرنے والا نہیں۔ ذرا کوئی مٹرگشت کو نکلا اور پکڑ لیا کہ کہاں چل تھا نے پر۔ نام کیا۔ کام بتا۔ کہاں رہتا ہے کس لیے آوارہ گھومتا ہے۔ ابے...... ڈھیلی جو کسی گئی تیں ڈالی پھر اب لاکھ وہ عذر کرے کہ الله بخشے تمہارے خلاف ہے اس سے دو لت [illegible] کی ہوتی ہے یہ

چاندی کی ہے مگر بھلا یاروں کے پنجے سے کب بچ سکتا ہے۔ ہاں! یہ خلاف ہے؟ بیٹا رات کو اس سے نقب لگاتے ہو ہمیں اُلّو بناتے ہو۔ کوتوالی میں رپٹ (رپورٹ) کل شب کو بوقت ۱۱ بجے شب کے کانسٹبل نے ایک آوارہ گرد شخص کو جس کا چال چلن مشتبہ ہے منہیار کے کوچہ سے گرفتار کرکے [illegible] اس سے نام اور پتا دریافت کیا گیا تو بتایا نہیں۔ اسکے پاس سے آلات نقب زنی برآمد ہوئے......؟ اُس نے زبان ہلائی کہ جانی یہ دن کے گیارہ بجے ہیں یارات کے ارے یار وہیں نام نشان تو بتا ہی چکا ہوں مگر ایک گالی دو تھپڑ میں اپنے خلاف رپورٹ پر انگوٹھے کا نشان بنا دیا بیٹھی سے [illegible]



"اے بہن اس درخت نگوڑے کو دیکھتی ہو؟ کسی طرح اپنی جگہ سے نہ سرکا"
"ہاں بہن جنگل بھی کئی دفعہ بچایا۔ اب ٹکرانے کے سوا کیا چارہ ہے۔"

پاؤ تک ہمیشہ مفت سامان مہیا ہوتا تھا۔ آج ہم نے قوم کے حکم سے ترک موالات نہ کی ہوتی تو مزے میں رہتے خصوصاً یہ جھگڑے بکھیڑے کا زمانہ تو گویا سہاگ کا زمانہ تھا۔ ادھر خاں اور پنڈت مرزا دولہا کی چندیا کو صاف استرے سے مونڈتے اور کوئی پوچھتا بھی نہیں کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں۔ مگر دیکھ نخل ہے کرنا ارمان نہ کرنا پشیمان۔ اب اگرچہ قومی چندے سے کسی نہ کسی طرح پیٹ بھر جاتا ہے۔ قوم بھر کے نمک خوار ہیں مگر وہ بات کہاں وہ حکومت کہاں وہ رعب داب کہاں۔ ہم سے تو وہی مزے میں رہے جنھوں نے ظاہر طور پر حکومت سے بھی سلسلہ قائم رکھا اور ایک سرکاری مخبر کی حیثیت

حامیِ ترک موالات بھی بن گئے۔ اب بھی قوم کی دلبستگی میں کوئی شبہ ہے۔ بھلا بتائیے اگر چندہ وصول کیا تو بندہ دو وقت پیٹ میں ایندھن کہاں سے پہنچے

نمبر ۳:- ابی تم اپنی رشوت کو لیے پھرتے ہو میرے احسانات کی تفصیل سنو تو تم بھی کہنے لگو کہ تم میری زرخرید باندی ہے۔ مگر جانی دُنیا بے احسانی ہے کون کسی کا احسان مانتا ہے۔ بندہ کو دیکھو جب ولایت سے گٹ پٹ کرتا ایک ہوٹل کی ملازمت لے کے بیرسٹری کا ڈپلوما گلے میں لٹکائے ہندوستان میں آیا تو یہاں اسلام کو بالکل زوال میں پایا۔ دل کرتا ب نہ رہی۔ الله بادشاہ کی کھپت یہ کا دن سادی جائداد گروی ہوئی اب تکا پاس نہیں ہے کمائی کھائی کرتو کام چلے یہ پرسنل ایک بیرونی شفت خورسکا مجبت بندہ نے

ایک روپیہ پیہ ہزاروں روپیہ انعام لاٹری

(۱) ایک ۵۰ ہارس پاور الیکٹرک موٹر جس میں چار دیکیاں مع ڈیرسا بائیں (۲) نقد انعام ۴۰۰ روپیہ (۳) نقد انعام ۲۰۰ روپیہ (۴) نقد انعام ۱۰۰ روپیہ (۵) نقد انعام ۵۰ روپیہ (۶) پانچ نقد انعام فی ۱۰ روپیہ (۷) دس نقد انعام فی ۵ روپیہ ٹکٹ صرف ایک روپیہ بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۴ء کو تقسیم ہوگا۔

اب آپ کو اور کیا چاہیے
قسمت آزماؤ۔ خدا کی دین دیکھو۔

. . . .

خان بہادر حافظ محمد ظہیر صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ و رائے بہادر بابو بہاری لال صاحب رئیس اسپیشل مجسٹریٹ وسابق چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کے رو برو۔

۵ ٹکٹ کی کتاب فروخت کرنے والے کو ٹکٹ انعام مفت روپیہ جلد بھیجیے

المشتہر منیجر کاظمی فنڈ نمبر ۲ طلاق محل گیٹ مشہر کانپور یو۔ پی

ایک اور لیجیے

ٹرپل ایسر شربت و جوشاندہ بیرائی قیمت صرف دو روپیہ ملنے کا پتہ منیجر کاظمی طلاق محل کانپور

اُنھیں (ازالہ) حیثیت عرفی کی نالش ٹھونک دی خبر اُنھیں تو تسلیم دلانے کی، جورہ پانسو روپیہ جرمانہ کی صورت میں ادا کرنا پڑا لیکن اُس طاعون نے جسے میں اپنے ساتھ ولایت سے لایا تھا علیحدہ رہنے پر مجبور کیا۔ گھر چھوڑ جنگلے میں بنگلا لیا وہاں بھی نالش کرنے کا ہمیں یہ ملا کہ ٹرم انڈین کا لا لوگ نفرت وحقارت سے دیکھنے لگا۔ میں ذری کم سخن ہوں بیہودہ بک بک کا عادی نہیں، لوگوں نے خبط ہنسی کا الزام گڑھ لیا۔ حاکم کی نالائقی دیکھیے کہ جس مقدمہ میں بندہ پیروی کرنے گیا اُسی کو اُنھوں نے ملتوی کیا مختصر یہ کہ چند روز میں پتلا حال ہوا جیب وبال ہوا میم صاحب کی فضول خرچی اور دوست پروری نے جوتیوں میں بانٹ دیا پتلونوں میں پیوند لگوائے۔ خوبی قسمت سے چرچی جھلی کٹ گئی میم صاحب تو ایک دوست کے سر ہو رہیں خس کم جہاں پاک۔ یہ اینجانب تو پیوند زدہ پتلونوں کی جیب میں چنے مرمرے ڈالے ٹوٹے کرانی کی طرح کچہری میں ٹہلا کرتے تھے۔ بالآخر اسلام کا زوال گوارا نہوا یہ تمام لعنتیں فوراً ترک کر دیں۔ بگاڑ جا پہنا داڑھی بڑھائی۔ ہوٹلوں کا پس خوردہ ایک قلم چھوڑ کے تارک لذات بنا۔ بربان بے زبانی موثر تقریریں کیں۔ قانون شکنی خاص کر کے کہ ... جیل خانے میں کاٹے۔ گویا اتنے زمانے کا کسالا اب جاکے کہنا مطلع صاف ہوا۔ چودہ طبق روشن ہوئے۔ جیل خانہ کی معراج ہوتے ہی چار چاند لگ گئے۔ جب رہا ہوا تو قوم نے نہایت فراخ حوصلگی سے استقبال کیا۔ اخبار والوں کو خدا سمجھے اُنھوں نے ایثار و انکسار کے قصائد پڑھے۔ کام چل نکلا۔ کوئی مجھے کو پوچھتا نہ تھا ہزاروں کے وارے نیارے ہونے لگے دیہہ بہ دیہہ قریہ بہ قریہ گھوما پھرا۔ قومی تجارت خوب چلی۔ آہ اس ناسپاس محسن کش قوم کو دیکھیے کہ رفتہ رفتہ چپڑی پھیری چندہ دینا موقوف کر دیا اب نہ وہ دھومیں ہیں نہ وہ خاطر داریاں ہیں نہ وہ ... داریاں ہیں۔ میں حیران ہوں کہ آخر بندہ کا کام کیونکر چلے گا۔ ... کوئی پیشہ تو مجھے بھی

اس نہیں آیا جو سودا بھی بن کے ... گلی اتران پھر بھیڑیں لامحالہ قومی کاموں میں پھر سے جان ڈالنے گرما گرمی پیدا کرنے کی حاجت ہے۔ ہندو مسلمان لڑ رہے ہیں میرا ارادہ ہے کہ خالص مسلمان تجاویز ... ارے ہاں یہ قوم احمق تو ہے ہی۔ نہ لڑائی میں علیحدگی ہے نہ ملاپ میں۔ دوست دشمن کو پہچانتی نہیں میری ذاتی رائے اب یہ ہو گئی ہے کہ مسلمانوں کو بالکل ہندوؤں سے جداگانہ رفتار اختیار کرنی چاہیے چونکہ میں بیرسٹر ہونے کی حیثیت سے قوانین اسلام پر کافی عبور رکھتا ہوں اور جو کوئی بیرسٹر ہو آج اُسی کو اسلامی پیشوا اور مفتی بننے کا حق ہے لہذا کچھ کتابیں لکھنی چاہئیں جنہیں خالص اسلامی آئیڈیا حکومت کی نسبت ظاہر کیا جائے۔ ہسٹری آف اسلام سے ظاہر ہے کہ مذہب بادشاہوں کا مذہب ہے پس اب اسی مذہب کو ہندوستان پر حکومت کرنی چاہیے ہندوؤں کو یہاں حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ہاں اُسکے ساتھ ہی میرا خیال ہے کہ مسلمانوں میں بھی صرف وہی فرقہ حکومت کا اہل ہے جو ہمیشہ حکومت وقت کے ساتھ رہا ہو۔ باقی فرقے کوئی چیز نہیں ہیں انھیں یا تو فنا ہو جانا چاہیے یا ہمارا ہم خیال ہونا چاہیے۔ اگر باہم فرق اسلامی میں جوتی پیزار ہوئی تو وہ بھی منفعت سے خالی نہیں بندہ جس فرقہ کا طرفدار ہوگا وہی خاطر تواضع سے پیش آئے گا البتہ صرف یہ بات ہر وقت دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتی رہتی ہے کہ کہیں قوم کی احسان فراموشی اس رستی پر بل نہ چڑھنے دے۔ خیر دیکھا جائیگا۔ اگر اس ہنگامہ میں اینجانب کو صرف غلط شہرت اور بڑے آدمیوں سے روشناسی کا فائدہ ہوا تب بھی غنیمت ہے۔

تبسم:- ابھی کیا بڑ بڑ لگائی ہے۔ تم کوئی چیز ہو نہ وکیل صاحب کوئی اہل زبان نہ کرنی و منطقی جناب پولیس آب کوئی شے ہیں۔ فی الحقیقت اگر کچھ ہیں تو اینجانب ہیں یعنی مولانا مولوی حافظ ابوالوہابات صاحب قبلہ و کعبہ یاد رہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" اللہ پاک فرماتا ہے نیکوکاری اور پرہیزگاری کی مدد کرو اور گنہگاری و سرکشی کی مدد نہ کرو یعنی اپنے حقیقی و اصلی ہادیوں اور مرشدوں کو پہچانو جو ہیچ اس زمانہ کفر و نفاق کے اراءت طریق نجات میں سرگرم ہیں۔ پس اگر ہم ہادیان دین متین ہیچ اس وادی کے نشیب کی مشعل ہدایت نہ روشن کرتے تو تم ضال و مضل ہو جاتے۔ یہ ہمارا ہی طفیل ہے جس نے فتاوے گوناگوں سے تم کو ... کرنے کا موقع دیا۔ تم اگر ترک تعاون و تشدد کے قائل ہوئے تو ہم نے ویسی ہی حدیثیں اور آیتیں پیش کیں اور اب جو تعاون و ترک ... اختیار ہو تو ویسی ہی حدیثیں ویسی ہی توجیہیں ویسی ہی تاویلیں ہم سنو بھلا ہم کہیں بند رہنے والے ہیں؟ ہمارا قلم رفوگر کی سوئی ہے کبھی گزی گاڑھے میں کبھی اطلس کمخواب پر قبا اور پتلون دونوں میں بخیہ کرنا اسکا کام ہے کل کا ذکر ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اس شخص کی جورو نار... ہو گئی ہے میں نے کہا کیوں؟ اُس نے بیان کیا کہ اہلیہ کی ایک سہیلی تھی جن سے انہوں نے پوشیدہ نکاح کر لیا ہے شب کو وہ میرے گھر مہمان ہوئیں اُدھر بی بی کا تقرہ ... بند ہوا اُدھر میرا مطہر شباب بیدار۔ پہلے چراغ گل کر دیا پھر کپڑے ... اس پلنگ سے اُس پلنگ پر جانے کے لیے اُٹھا۔ بی بی کو خبر ہو گئی میں تھی سیانا ننگ دھڑنگ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا بی بی اُٹھیں اُنھوں نے چراغ روشن کیا اور دیکھا کہ بندہ بوقت فجری نماز پڑھ رہا ہے ایک دو منٹ رسید کیں فرماتی گئیں ارے تجھ پر خدا کی مار برہنہ نماز پڑھتا ہے میں نے کہا کہ پھر کیا مضائقہ ہے۔ حدیث میں یوں بھی وارد ہو گیا ہے جناب مولانا آج شاید وہ آپ کے پاس فتوے دریافت کرنے آئے تو براہ عنایت میری تصدیق کر دیجیے میں نے پوچھا تمہارا نام؟ کہ ... اتنے میں وہ عورت بھی آ گئی اور آتے ہی ... استفتا کیا کہ آیا برہنہ نماز جائز ہے میں نے کہہ دیا اگر اندھیرا ہو تو ... کے نزدیک جائز ہے۔ وہ بھی ... کوئی ... ہے اور بندہ نے دل میں کہا کہ میں بھی جھوٹا نہیں ہوا چلیے دونوں میں صلح ہوئی بگمانی

بائی ہی۔ بیچاریوں کام چلاتے ہیں۔ مگر دنیا کمبخت اہل کمال کی دشمن ہے قوم اپنے مرشدوں کی قدر نہیں کرتی۔ سب سے بڑا غضب یہ ہے کہ ع

خطائے بزرگاں گرفتن خطا است

کے زریں مقولہ پر جسکے لیے لازم ہے کہ سونے کے پانی سے وحنات حور پر لکھا جائے عمل نہیں کرتی۔ وہ خواہ مخواہ اگلے پچھلے قصوں کو دہراتی اور غیبت کی مرتکب ہوتی ہے۔ مثلاً یہ کہ مولانا شرب خمر کے مرتکب ہوتے ہیں فلاں مقام پر اتفاقاً اُنکے منہ و کچھ سے وہسکی کی بوتلیں نکلیں۔ مولانا مناہی و ملاہی سے اجتناب نہیں کرتے حرام کے بچے جنواتے ہیں۔ میرے ایک نئے تعلیم یافتہ مرید نے خوب جواب دیا۔ ایک کمبخت خلیق غیبت گو نے جب بقسم یہ واقعات بیان کیے تو اُس نے کہا اوّل تو یہ خطائے بزرگاں گرفتن خطا است دوسرے تم کو اُن سے کوئی عداوت ہوگی تیسرے یہ کہ مولانا نے ان افعال میں ضرور جواز کی صورت نکال لی ہوگی۔ چوتھے یہ کہ مولانا علمار باطن سے ہیں شریعت باطنی کے طور طریق اور ہیں ؟ کو آپ نہیں جانتے۔ یحبونھم وما لا یعجزنقیحیف الورش بھت الذی کفر (کافر مبہوت ہوگیا) کانہ الثقر المجود گویا اُس نے پتھر نگلا۔ آج جو قومی مشاغل دنشسل کی بیخ خام و افسردہ نظر آتی ہیں تو اُس کی وجہ موجبہ یہ ہے کہ علمائے کرام وفقہائے عظام و اولیائے امام کو اُس نے ترک کردیا ہے۔ نذور وصدقات میں کوتاہی کرتی ہے۔ اور یہ اُسکی ناسپاسی ہے۔ اگر آج ہماری پالیسی کو فرض عین سمجھے اور تمام لیڈر ہمارے سامنے دست بستہ ایستادہ ہوں تو پھر وہی مہنگے ملک کا رزار ہو پھر وہی ہو ہا ہو ہا ہو پھر وہی اپا ہت ہو پھر وہی دکان کھلے پھر جنہ ادھر ادھر گرے۔ بلکہ تم ہی لوگوں سے ساری شکایت ہے کہ تم نے اپنی بازار گرم ہوتے دیکھی تو مغرور ہوگئے۔ ابھی آج یاروں کو مقتدا بنا ؤ یوں تر کرا دو تو ترک تعاون کیا ہم تو ترک جبوۃ کروا دینے کا دم داعیہ رکھتے ہیں۔ ہمارے خوشنودی لانے جنہ ز رسم لوگ ہم وائی جیوڑ کے کو سستے لیں تب بیٹھے تھے۔

تم بھی ناشکرے تمہاری قوم بھی ناشکری۔ اعوذ باللہ۔

نمبر ۵:۔ ہاں ہاں۔ یہ لاف زنی ہمارے منھ پر ؟ دکیں صاحب جتنے پانی میں تھے ہم ہی خوب جانتے ہیں اور پولیس آفسر صاحب بھی جیسے اللہ کے نیک مسلم دوست اسلام پرست تھے اُسکا حال بھی ہم سے پوشیدہ نہیں۔ اسی طرح پیر شرصاحب کی تاریخ بھی اچھی طرح معلوم ہے اور مولانا کا حلقۂ اثر بھی دیکھا پڑا ہے۔ ابھی یوں کہیے کہ اخبار نویسوں کا پاؤں چومنا چاہیے جنکی قلم کی روانی نے آج ہر ایک کو جھنڈے پر چڑھا دیا۔ ایک چوہیا کا بچہ بھی جیل خانے گیا تو ہم نے موٹے قلم سے سرنامہ لکھا ؛ علامۂ فہامہ خارزد اد دوران ہوش زمین وزمان جناب مولانا ابوالکبری مرونی لقب اسنور صاحب پر گرم استبداد کا حملہ۔ گورنمنٹ کا ظلم حد سے تجاوز کر گیا۔ اب تاب ضبط نہیں ہے۔ کل ہمارے نامہ نگار نے جناب مرزا ناکس بیگ صاحب صدر آل انڈیا رسیکار سوسائٹی سے ملاقات کی آپ نے فرمایا کہ حکومت اپنے حق میں کانٹے بو رہی ہے وہ اپنے دل میں سمجھتی ہے کہ اُسکی قانونی کمان فولادی ہے حالانکہ وہ چاند بانس کی ہے۔ وہ ابھی دندان ہوش کی تیزی سے واقف نہیں ہے جس نے سیکڑوں بچوں کو بسکٹ کی طرح کتر ڈالے۔ بڑی بڑی بستیوں کو ساون کٹتے بن پڑی۔ اُسے معلوم رہنا چاہیے کہ مولانا ابوالکبری صاحب قاضی اسلام کے گھر کے چہیتے ہیں معمولی نہیں ہیں۔ سنا گیا ہے کہ مولانا پر جیل میں نہایت سختی کا برتاؤ ہوتا ہے مولانا کے مریدان خاص بخوبی آگاہ ہیں کہ مولانا سوائے عنبر کی شمع کے اور کچھ نوش نہیں فرماتے مگر مولانا کو وہاں صرف روٹی کا غذ کھانے کے لیے دیا گیا ہے۔ روٹی سے بڑے نکالنے کی ناقابل برداشت خدمت لی جاتی ہے مگر واہ رے صبر آپ چین نہیں بولتے۔ آپ نے پیام دیا ہے کہ جاؤ مردم ہر جا ہے جو کچھ بن جائے لیکن نہایت مستعدی سے بل کھو دتے رہو خبردار ہوٹلوں اور جنگلوں میں نہ جاؤ نہ وہاں سے کوئی ذخیرہ گھر لاؤ وہ نجس ہے اور جس پیٹ میں جائیگا

وہ منحنیں اگر چہ ہضم ہو جائے گا جہنم کی چنگیاں قیامت کے دن اُس سے نکلیں گی۔ ہاں اپنے گھروں میں جتنے بل کھو د سکو کھودا کیجیے کہ ع

اے زعقبیٰ ایں جہاں کو چہ زیبا خلاف ہے

علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی خانساماں بھی کسی صاحب بہادر کے گھر سے کھن توس پر تصرف بیجا کی علت میں نکالا گیا تو ہم نے فوراً اعلان کیا۔ ترک تعاون کے برکات۔ عالیجناب شیخ پیرا صاحب اُن میلاد ختم پرانی رکھنے والے حضرات میں سے ایک ہمدردستی ہیں جنھوں نے احکام اسلام کو لبیک کہتے ہوئے ایک اعلیٰ عہدہ سے حال ہی میں علیحدگی اختیار کی۔ جزاہ اللہ عنا وعن الاسلام خیر الجزا ترک ملازمت کے وقت آقا و ملازم میں جو گفتگو ہوئی وہ شیخ صاحب کی قوت ایمانی کی ایک مضبوط دلیل ہے۔ جب صاحب نے آپ کو سامنے طلب کیا تو آپ نہایت جرأت وبسالت کے ساتھ تشریف لے گئے اور تن کے کھڑے ہوئے۔

صاحب:۔ ول کہانساماں تُم توس کھن کا چوری کرنا مانگتا ؟

شیخ:۔ صاحب جری خیبان وزری زبان سنبھال کے بات کرو۔ ہم مسلمان ہیں۔ ہم جو چکاری کیسی ہم جبیہ ودہ بیا لیتے ہیں۔ تم کافر ہو۔ کافر کا مال مسلمان کو حلال ہے۔

صاحب:۔ ول تُم برطرف (برطرف)۔

شیخ:۔ اچھا صاحب برطرف۔

صاحب:۔ او تُم گستاخی کی گستاخی کرتا ؟

شیخ:۔ اے کسم کران (قسم قرآن) کی جو اُم کو نکھے سے نکالا تو پھر بڑی ہوگی ہم سیکڑ و شیخ لوگ ہیں۔ وہ بھگنا دینگے کہ یاد ہی تو کرو گے ہاتھ بیچا ہے جات زادے تم نہیں بیچی ؟

صاحب:۔ او ہام سمجھا تُم باغی ہوگیا۔ ترک موالات کیا ؟

ہماری دعا ہے کہ شیخ پیرا صاحب کی تقلید وہ حضرات بھی فرمائیں جو اس وقت بیش قرار تنخواہیں پانے اور بیخ کنی اسلامی کو جنم کا طبقۂ اسفل



یکہ سوار گردن پولیس

حکومت :- یہ گرفتاری نہیں ہے صرف تفریح ہے ۔ ہٹو بچو، بڑھے چلو شیرانہ بہادرو !

بناتے ہیں۔ سنا ہے کہ شیخ صاحب نے اپنی تین انچ زمین اونے پونے فروخت کر دی ہے اور وہ عنقریب دارالحرب ہندوستان سے چینگی پوٹوں سمیت ہجرت کرنے والے ہیں۔ اللہ اکبر۔

یہ اُس زمانے کے آرٹیکل ہیں جب کہ ہندو مسلم اتحاد کی سخت ضرورت تھی ہم نے اپنے قلم کی قوت ہندوؤں کی خوشامد میں صرف کی اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لیڈر اپنی تحریکات میں کامیاب ہوتے چلے گئے اگر کسی دور اندیش نے اندھا دُھند اتحاد کے نتائج پر توجہ بھی دلائی یا معتدل اور باشرائط اتحاد کی خوبیاں ظاہر کیں۔ تو ہم نے اس خوف سے اُسکی تردید نہ کی کہ خدا نخواستہ اس لٹش سے بلون ہو جائے۔ اسطرح پی گئے جیسے انہی چینیا بیگم کا گھونٹ پی جاتا ہے۔ دفعتہً ہوا بدلی سنگھٹن اور تبلیغ کا بول بالا ہوا ہندو مسلمان زرگ زرگ کے ملنے لگے۔ آپ جانئے ہم تو ہوا کے رُخ پر چلنے والے ہیں کوئی پنڈت مدن موہن مالوی تو ہیں نہیں کہ اپنی بات پر جمے رہیں اور ایسی چالیں کھیلیں کہ اپنے پانسے کی بڑی بڑی حریف پر بھاری ہو۔ ہمارے قلم نے بھی کینچلی جھاڑی منت کرئی ہم لامذہب تو تھے نہیں جو اسلام پر دباؤ پڑتا اور خاموش ہو جاتے۔ کسی مسلمان لونڈے نے ہندو حلوائی کے تھال سے دو جلیبیاں کھسکا دیں اس نے کھجور کی مورچھل سے پانچ چار ہاتھ لگا دیے ہم نے آرٹیکل لکھ مارا غضب ہو گیا مسلمانوں کی انتہائی بدبختی اور توہین حکومت وقت تماشا دیکھ رہی ہے اور اُسکی عملداری میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں پرسوں کا واقعہ ہے ایک معتبر نامہ نگار یوں تحریر کرتا ہے کہ جناب شیخ ہینگا نداف کے ناتحقیق صاحبزادے کو ایک ہندو حلوائی نے بلاوجہ اسقدر زدوکوب کیا کہ پیٹ کے رلمہات جلیبیاں بناتے نکل پڑے ڈاکٹر کی رپورٹ ہے کہ تمام آنتیں اوجھڑیاں ہو گئی ہیں۔ دل کے دس ٹکڑے ہو گئے۔ ہے خبر ابتک رہا ہے۔ طحال کی الٹا ہی کی تمام شکر جھڑ گئی جان شیریں کے تھان کا نماز گبھرا گیا ہے

یا کسی مسلمان نے گنگو اکھنش دوز کی اس تصویر میں مرمت کر دی کہ جیا گنگو نے اُنکی بکری کو زہر کھلا دیا تھا تو بس قلم کی سٹالی کاغذ کی ٹی پر سلوکی سلائی کرنے لگی "ہندوؤں اپنی خیر لو" کمبخت بزدل ہندو مسلمانوں سے جو کہ پردیسی ہیں اور جنہوں نے بیرونی مسلمانوں سے ابتک کوئی قطع تعلق نہیں کیا ہے ابتک ہر موقع پر دبتے اور بزدلی دکھاتے ہیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر یہی حال رہا تو ہندوؤں کا بیڑا غرق ہو جائیگا اور وہ اپنے وطن میں مسلمان پچھوں کے غلام بن کے رہینگے۔ ہمارا نامہ نگار موضع ستیا ناسی کھیڑے سے اطلاع دیتا ہے کہ وہاں ایک مسلمان زمیندار نے ایک معزز ہندو لالہ گنگولی کی بلا وجہ دبا غت کی لالہ صاحب ایک مشہور مجرم میں مسلمان زمیندار نے اُن سے کہا کہ کلمہ پڑھ کلمہ ورنہ ہمارے گاؤں سے نکل جا۔ لالہ صاحب نہایت پابند مذہب بزرگ ہیں انھوں نے فرمایا "چاہے پران نکس جائے مذہب تو نہ چھوٹیگا چاہے جان نکل جائے مگر یہ نہ ہوگا۔" زمیندار کی یہ حرکت عالمگیری دور کی ایک نادر یادگار ہے۔ حالات بد سے بدتر ہوتے جاتے ہیں۔ بھلا آپ غور کیجیے اس بچہ مسلمان کو ایک ہندو کے منہ میں گھسیٹر نے اور چوٹی کا مکلا بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ ہندوؤں تمہاری غیرت کیا ہوئی۔ آخر تم بھیم اور ارجن کے نام لیوا ہو آیا یہ مناسب ہے کہ تمہاری موت میں ایک معزز ہندو کی چند بالوں کا جڑاؤ کیا جائے۔ اور پٹ کا مرہم لگانے کی نوبت آئے۔ ہم کو بہت بڑی لمبی چوڑی شکایت مسلمان سب انسپکٹر سے ہے جس نے اپنے فرائض سے چشم پوشی کی۔ ہم ہونٹ بھینچ دانت کٹکٹا کے نہایت زور سے گورنمنٹ کو اس جانب متوجہ ہونے کی درخواست کرتے ہیں۔ افسوس ہندو اخبار نویسوں کا طرز تحریر الغرض آپ ان تمام حق پوشیوں ناحق کوشیوں کا

صلہ ملاحظہ فرمائیے کہ قوم نے کیا قدر فرمائی ہے دسال تمام ہوا دم بیٹھ گئے مگر دمڑی دم نہ ہوا پس اور تو خیر ابی اس خلافت کمیٹی کو دیکھیے اس نے ذرہ برابر پرواہ نہیں کی۔ گویا ہم نے اسکا خزانہ بھرنے میں کوئی مدد نہیں کی یاروں کو مرغ پلاؤ کھلوائے دھوم دھام سے استقبال کروائے۔ ہندیت بن کے نٹ کٹ بولے مرلے دسامی بجانے کسی نے دو پیسہ دیے تو سو لہ کالم میں اسکی تعریف توصیف چھاپی۔ صد تہذ دلبر ... خیالات کی پٹی اُکھاڑ پھینکی اپنے پرچے کی پالیسی کبھی مقرر نہ کی جدھر لیڈر صاحب ڈھلے اُدھر ہم بھی جھکے۔ کسی صاحب کی انگلی دُکھی تو چیختے چیختے اپنا گلا اور سُننے والوں کا مغز دُکھا دیا۔ ان کی طرف سے سرکاری حکام کو گالیاں دیں اور معافیاں مانگیں لیجیے صاحب پھر بھی موت کا جتو نہ خنہ میں جاڑ لیا کالیا پھر ہاتھ کاٹنے کے کاٹنے داتوں تلی داتوں لڑی۔ جس سے شکایت کرو وہ اپنی دھونس ڈالتا ہے کہ شوکت علی صاحب نے چار پانچ سال کا گذشتہ حساب دکھایا چھپن لاکھ کا سرمایہ کیونکر تن کے بنایا ہے اسمیں ایک ما اخباروں کے نام کی بھی ہے کی کے مگر نا تمہارا ہی کام ہے۔ اجی ہم خوب جانتے ہیں واللہ قسمیں اُڑاتے ہو تمہیں اپنے اخبار کے واسطے تروکی ضرورت نہیں بعض خریدار تو ایسے منہ پھٹ ہیں کہ جب ان سے ناقدروانی کی شکایت کرو اور اپنے خدمات یاد دلاؤ تو کہتے ہیں یہ حضرت! قوم پر احسان؟ آپ نے تجارت کی تھی۔ آپ کے پرچہ میں ہوتا ہی کیا تھا؟ فلاں مولانا کی صدارتی تقریر ڈھکے مقدمے کی کارروائی مولانا عبد القدوس کے ختنہ کا تہنیت نامہ حکیم اسطوخودوس کی بی بی کا زچا خانہ حضرت بیٹو شاہ کی لقمہ نوازی کا افسانہ۔ یہ سب مضامین آپ نے اپنی ذاتی منفعت کی خاطر تحریر فرمائے تھے غالباً مولانا صدر تشریف نے اپنی بیہودہ تقریر کی ستائش کا انعام دیا ہوگا۔ مسلمانی کا پلاؤ ابتک پیٹ میں ہوگا مقدمہ کی کارروائی فریقین نے یادداشت کے لیے

سول ہی ہوگی حکیم سعود دوس نے شربت دیناسکی بیرس اور دھچوالی سٹھورے کی پیالی بھیجی ہوگی۔ پیٹو شاہ کے مریدوں نے خریداروں کے رجسٹر میں نام لکھوایا ہوگا۔ یہی فوائد کافی ہیں۔ اسکے علاوہ تمام خدائی خواروں کو آپ نے خطاب بھی دیے ہیں کیا وہ ایسے گئے گزرے ہیں کہ اپنے پھندیتوں کے دو نہ پانی کی خبر بھی نہیں لیتے؟

او ناسپاس۔ حق ناشناس۔ بے اساس۔ پرانی ساس۔ دشمن احساس خناس قوم! یہ ہیں تیرے کارنامے جن کے قلم نے تجھکو خاک سے پاک کیا جو فی الحقیقت تیرے آقا ہیں سہلاتے ہیں بھیجا کھاتے ہیں انکے ساتھ تیرا یہ برتاؤ ہے۔ اتجھپر نفاق و شقاق کی مار! ....

(صوفی پیٹو شاہ اور دیگر آقایان قوم کے حالات آیندہ نمبر میں شائع ہوں گے۔ فقط)

درآ ———

دوستدار بناؤ آئینہ کو
سیکھو زنانہ دلبری کا

بالکل نیا نہایت ہی دلچسپ اور نتیجہ خیز فسانہ

بہرام کی رہائی

مولفہ مشہور فسانہ نگار مرزا باقر حسین صاحب موزوں بی۔ اے

سی جسمیں بہرام کی رہائی کے حیرت انگیز واقعات اور اسکے عجیب و غریب کارنامے۔ سیاہ پوش قاتل کی پُراسرار زندگی اور خوفناک جرائم۔ بہرام اور مہاراجہ کشمیر کی پُرلطف ملاقاتیں اور سنسنی خیز معاملوں کا انکشاف۔ نہایت ہی موثر و دلکش پیرائے میں بیان ہوئے ہیں۔ مرزا غرسانی کے ناولوں میں بہترین فسانہ ہے۔ ابتدا میں بہرام کی گرفتاری کے مختصر حالات درج ہیں۔ کاغذ نفیس چکنا۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ٹائٹل پیج پر نہایت خوشنما رنگین بلاک (تصویر) جناب حضور صاحب کی تصانیف

نئی پھلجھڑی ...... بہرام کی گرفتاری عہ

جنٹلمین بکڈپو امین آباد لکھنؤ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

BROKEN HEAD

(INDIA)

حضرت ہندوستان کے نصیب پھوٹنے میں اب کوئی شبہ نہیں۔ یعنی کہ لارڈ برکن ہیڈ کے ہاتھ میں انتظام کی باگ آگئی۔ بعض اشخاص اس نام کو بحیثیت ڈاکٹر برکن ہند بھی پڑھتے ہیں غالباً وہ برکن سے بچ کر منہ موڑ بیٹھے ہیں اور بعض یا وہ گو انگریزی ناموں سے ناواقف ترجمہ کے سہارے پر زندہ رہنے والے اسکولی لڑکوں سے پوچھتے ہیں کہ بھئی برکن ہیڈ کے معنی کیا ہیں؟ وہ سر کھجا کے کہتا ہے "سر شکستہ" یہ گردن ہلا کے کہتے ہیں ہاں ہاں میں سمجھا۔ نواب مقدر پھوٹے۔

خیر یہ بیوقوف تو بکتے ہیں جہلا کی بک بک ہمارے نئے وزیر ہند کی ہندیا کو کسی طرح نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ ہمیں ہرگز امید نہیں کہ کوئن نے عشق شیریں میں جو کچھ کیا تھا وہ ہمارے لاٹ صاحب ہندوستان کے عشق میں کر گزرینگے۔ دشمنوں کے منھ میں خاک مگر اتنا ہم بھی کہتے ہیں کہ ہندوستان کی کھوپڑی سلامت رہے تو بڑی بات خدا کرے یہ کہنے کی نوبت نہ آئے کہ

گئے لگ کے دیکھ کے بیل راہ بے خبر
تب بھی کہیں کسو کا سر پہ غرور تھا

غیبی گولہ

بمبئی سے اس نام کا ایک ہفتہ وار پرچہ محمد شفیع صاحب کی ادارت میں تازہ برآمد ہوا ہے۔ تیسرا نمبر ہمارے زیر نظر ہے۔ خدا جانے پہلے دو نمبروں میں کیا ہے۔ اور مقاصد کیا ظاہر کیے گئے ہیں مگر پرچہ کے مضامین سے اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ یہ افضل قومی سرمایہ کے وارثان حقیقی کی جان پر نازل ہوا ہے۔ انکی خوش خوریوں کے افسانے نہایت لطیف پیرایہ میں چھیڑے گئے ہیں۔ خصوصاً خلافت کی صدر کمیٹی کے ...... خوب کیا ہے ہیں۔ اگر یہ خدمات صحیح ہیں

تو یقیناً یہ پرچہ اپنے قومی فرائض کو دیانت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ جو رو رعایت کرے وہ پنچ نہیں۔ مینیجر غیبی گولہ رحیم کاسل بمبئی نمبر ۹ سے نمونہ منگا کے دیکھیے۔

بہرام کی رہائی

بہرام کی گرفتاری کے نام سے ہمارے دوست جناب منشی مظفر صاحب بہشتی قیصر دوائک تجدید نے ایک قصہ لکھا تھا منشی مرزا باقر حسین نے بہرام کی رہائی اسی قصہ کا دوسرا حصہ لکھا ہے۔ ہم نے پہلا حصہ نہیں دیکھا لہٰذا دوسرے حصہ کی نسبت کوئی رائے نہیں دیسکتے ہاں لکھائی چھپائی کاغذ کی تعریف کر سکتے ہیں خوب چھاپا ہے سر ورق پر ایک خوبصورت تصویر بھی ہے جو نہایت واضح ہے جنٹلمین بکڈپو امین آباد پارک لکھنؤ سے طلب کیجیے۔ سلطان ماہ تو سودا گر بھی ایک کتاب ہے ناول کے پیرایہ میں گزشتہ جنگ عظیم کے واقعات ہمارے کرمفرما منشی محمد مبین صاحب نازش بہرائچی نے جو کہ واقع جاپانی کے نام سے پرانے پنچ پر مضامین لکھتے تھے تحریر فرمائے ہیں۔ نازش صاحب مشہور فسانہ نگار ہیں کسی تعریف و تعارف کے محتاج نہیں۔ جن لوگوں کو فکر جیسے سرکا ساتھ دیکھنا ہوں طلب فرمائیں ہر چند کہ ہم ابھی تک اسکے مطالعہ سے لطف نہ اٹھا سکے۔ مرے پاس مجبوری کون ہوے۔ صرف جنٹلمین بکڈپو کے صورت اطلاع شائع کر دیتے۔

اپنے زور میں آپ گرے

اخبار نویس بھائیوں کا خلوص بھی عجب چیز ہے۔ فرمایا کرتے تھے دو روزانہ سپیشل نکلا چل گیا۔ انکا تازی وشیا ڈوب گئی۔ سوڈیشی تحریک سیاسی نکا اکتوبر تک کہ وہ یہی سرمایہ دار نقش زمین بن گئے۔ اس لٹریچر کا نتیجہ صرف اسقدر ہوا کہ ہندوستان میں کوئی نہیں۔ دو میاں کا تو جو کچھ تھا ضرور۔ دیکھ ٹھکانے کی ہوا بھی ہو اسی میں بھی ہوا کہ تنے اور مباحث کرنے کے بعد نے پچھتا رہ گئی۔ یہ بیان دیتے ہیں کہ یہ سوکھے لکڑ کی دو گنا ۔ تو دیکھ کے کرلی سے ظلم لڑائی کو کہتے ہیں۔ سب سرمایہ سکے کوئی پیدا نہیں کر باندھ لنگوٹی تختیاں۔ آگے قانون پیچھے چنا۔ وہ دشمن کے ساتھ تپ چڑھیا لازم ہے۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ذرا سی بات میں اودھ پنچ کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد سے انہیں کافی واقفیت ہو گئی انکی راے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بیکار رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب منت کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی انکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ کی نیاز قسمت کمائی ہے ما بخیر شما بسلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے لہٰ حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود موعود پنچ کی زحمت سے بچیں اور ڈاکخانہ کی جگہ جا کر آنے بھی صرف نہ ہوں

۳۔ بعض قدرداں دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس عرصہ میں ناغہ ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل در شکلو صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں موجود ہو

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ [illegible] کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں [illegible] کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگا لیجیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی راے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پراحق قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی [illegible] ستیرات من من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

دعا مفید المجرب مع موہنی منتر

عالی جناب اگر آپ کسی شوق کے مبتلا ہوں وہ آپ کو نہ ملتا ہو خواہ [illegible] ہو یا صحت یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو حسب منشا شادی کرنا چاہتے ہو تو اہل اسلام دعا محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزماویں موہنی منتر سے مطلب بہ تین یوم میں اور دعا بیت سے ۷ یوم میں ضرور مستحق ہو جاتا ہے۔ دعا محبت پنج وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین یوم پڑھا جاتا ہے جو ہدیہ کچھ نہیں وی پی روسا سے عصہ اور غربا سے عہ علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ جنتری [illegible] حسن کامل ہمارا کارخانہ دلفریب مفتاح الحب ۱۲ ماہ پیکر [illegible] لذت النسا باتصویر ۶ مکر ملنے کا پتہ۔

جہاں بخش بکڈپو ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہو گا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہو گا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچے ہوئے پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ [illegible] کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible] مع محصول ڈاک

(۲) جلد [illegible] کے دو نمبروں نمبروں میں انشا پردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیپارہ تا حمائل مترجم مع تفسیر اردو

نمونہ مفت روانہ ہو گا

[illegible] حضرت مولانا [illegible] علی صاحب [illegible] حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل قرآن [illegible] تفسیر [illegible] دن ضروری [illegible] چھپ کر تیار ہو گئی ہے [illegible] جو دو کلام مجید ترجمہ [illegible] سہ پارہ [illegible] مجلد [illegible] سوائے [illegible] محصول ڈاک [illegible] جو [illegible] قرآن شریف [illegible] مفت روانہ [illegible]

ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب [illegible]

دہلی

مُفت نمونہ

[illegible]

[illegible] مسالہ [illegible] بیچ [illegible] مفت [illegible] قیمت [illegible]

پنڈت پیارے لال شکل [illegible] کانپور

خوشبودار [illegible] خوش [illegible] خوش [illegible]

زردہ تمباکو ئے خوردنی

[illegible]

قوام مشکی [illegible] گولی نقرئی و طلائی

[illegible]

مقتدا خان اقتدا خان

تاجر تمباکو [illegible] خوردنی [illegible] لکھنؤ [illegible]

تار کا پتہ [illegible] لکھنؤ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

سورج مارکہ

جرمنی خضاب ۲۲۹

[illegible] خضاب [illegible]

[illegible] مفت [illegible]

سفوف اور ٹکیہ

قیمت [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ [illegible] جمالی

[illegible] آباد لکھنؤ